THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the January 20, 2023
(324th Session)
Volume I, No. 04
(Nos.01-14)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume I SP.I (04)/2023
No.04 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding financial crisis in the Universities of Balochistan 2
3. Questions and Answers 3
4. Leave of Absence 50
5. Introduction of The [Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022] 51
6. Point of Public Importance raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding current political and economic situation in the country 52
    - Mr. Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs 54

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the January 20, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty four minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اَللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمھاری برائیاں دور کر دے اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوانہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہم سے در گزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

سورۃ تحریم: (آیت نمبر ۸)

جناب چیئرمین: السلام علیکم۔ جمعہ مبارک جناب۔ .Question Hour جناب Question Hour ہے، جناب منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور questions والے وہ بیٹھے ہیں، بتائیں جی۔ جی وکیل صاحب، جلدی جلدی۔

Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding financial crisis in the Universities of Balochistan

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب چیئرمین! آپ کو معلوم بھی ہے بلکہ آپ کا اس معاملے میں کردار بھی ہے۔ حکومت بلوچستان کے پاس تنخواہیں دینے کے پیسے نہیں تھے اور وفاق کی طرف ہمارے 38 یا 39 ارب روپے due ہیں، آپ نے کچھ کردار کل ادا کیا ہے، شاید آج کے لیے commitment بھی ہے کہ آج کچھ پیسے transfer ہو جائیں گے مگر وہ سارے نہیں ہوں گے اس کے باوجود کچھ ہو جائیں گے اور کچھ رہ جائیں گے، حکومت بلوچستان کے جو سرکاری ملازمین ہیں ان کے پاس زہر کھانے کے بھی پیسے نہیں رہے ہیں۔ بہر حال آپ نے جو کیا وہ بہت اچھی بات ہے کہ اس میں کچھ اشک شوئی ہو جائے گی مگر اس کے ساتھ ایک مسئلہ اور بھی ہے، بلوچستان میں یونیورسٹیاں ہیں، پہلے ہی ہمیں پڑھنے نہیں دیا جاتا یا شاید ہم پڑھتے نہیں ہیں، کچھ اس طرح کا مسئلہ ہے۔ تمام یونیورسٹیاں بند ہونے کے نزدیک پہنچ گئی ہیں، ان کے پاس بھی تنخواہوں کے پیسے نہیں ہیں، انہیں یا تو HEC نے پیسے دینے ہوتے ہیں یا پھر صوبائی حکومت نے دینے ہوتے ہیں۔ صوبائی حکومت کی بات تو سمجھ آ گئی کہ ان کے پاس تنخواہیں دینے کے پیسے بھی نہیں تھے، HEC سے جو پیسے آنے تھے وہ بھی نہیں آ رہے ہیں۔ اس معاملے کو بھی ذرا دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: میں آج HEC کے چیئرمین سے بات بھی کر لیتا ہوں۔ میں ایوان میں بتاتا چلوں کہ کل اسحاق ڈار صاحب کی بڑی مہربانی، انہوں نے کہا کہ میں آج ہی پیسے release کر دوں گا اور انہوں نے حکومت بلوچستان کو پیسے release کر بھی دیے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب چیئرمین! ایک سیکنڈ اور مجھے دے دیں۔ خضدار میں کتاب میلہ ہونا تھا اور ضلعی انتظامیہ نے وہاں پر کتاب میلہ نہیں ہونے دیا۔ ہمارے ہاں کتاب میلہ نہیں ہونے دیتے ہیں تو پھر ہم کس چیز کا میلہ کریں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اس بابت کہتے ہیں۔ Question hour

Questions and Answers

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

(Def.) *Question No. 2 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that a number of foreigners with particular reference to Afghani's have obtained Pakistan's CNICs and Passports during the last three years, if so, the details and reasons thereof and the steps being taken by the government to control the same?

Rana Sana Ullah Khan(Minister for Interior): 1. It is informed that NADRA issues CNICs to Pakistani Nationals only. However, due to presence of a large number of illegal immigrants throughout the country, NADRA has to be extra vigilant to encounter the menace of non-nationals' inclusion in database while ensuring that only genuine citizens should be registered. In past, a few non-nationals succeeded in obtaining CNICs by providing fake documents of through connivance of NADRA employees. However, CNICs of such non-nationals are digitally impounded/cancelled as and when reported. It is pertinent to mention here that digitally impounding of CNICs is currently stopped on the directions of Islamabad High Court.

2. During last three years, 181 CNICs, issued to non-nationals, have been cancelled by NADRA. However, cases of 8152 individuals are under process of National status verification. Moreover, NADRA has initiated inquiries against employees involved in the illegal processing. During the period from 1st July 2021 to 30th June 2022, 279 inquiries have been initiated as per E&D

Rules 2020 and 43x employees have been terminated / dismissed / removed from service.

3. NADRA has taken following initiatives to curb illegal processing:—

a. Existing Registration Policy for fresh applicants:
   (i) Mandatory requirement of presence and capturing of biometrics of one of the blood relatives (parents or siblings or son or daughter of paternal/ maternal grandparents).
   (ii) SMS are being sent on daily basis to citizens to obtain CNICs of minors who have attained the age of 18 years.
   (iii) Birth proof (CBRC) has been made mandatory for CRC processing.

b. Compliance / Monitoring: SOP has been formulated to evaluate each fresh case processed across the country on daily basis. This is helping NADRA in immediately identifying any illegal / grey areas in processing.

c. Formation of Steering Committee: To analyze the cases reported by verifying agencies *i.e.* IB or ISI etc., punitive actions are taken against NADRA employees and applicants accordingly.

d. Mystery Customer: Concept is introduced to find out the grey areas.

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ پچھلے تین سالوں میں foreigners and specially افغانیوں کے ID cards and

passports بنے ہیں ان کی تفصیلات کیا ہیں ؟ وجہ کیا ہے؟ اس پر قابو پانے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں 181 شناختی کارڈ منسوخ کیے گئے ہیں، 8000 ID cards under process ہیں۔ انہوں نے وجہ بھی بتائی ہے کہ ہم نے Standing Committee میں بھی refer کیا ہے۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ جب اتنے اقدامات آپ کر رہے ہیں اس کے باوجود illegal ID cards بن رہے ہیں، اور اس وقت 8000 ID cards جو pending ہیں یہ کب سے pending ہیں؟ ان کا process کب complete ہو گا؟ اور جو لاکھوں شناختی کارڈ بنتے ہیں، آپ نے جو اتنی Committees بنائی ہیں IB, ISI کی اور بھی اقدامات کیے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میری تمام ممبران سے گزارش ہے specific question کریں، تقریر نہ کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا specific ضمنی سوال ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں illegal ID cards بنتے ہیں، اس سلسلے میں حکومت کیا کر رہی ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو (وزیر مملکت برائے داخلہ): اس میں کوئی doubt نہیں ہے کہ illegal ID cards بن رہے ہیں لیکن آپ کو ایک بات واضح کر دوں کہ NADRA صرف پاکستانیوں کو ہی ID cards issue کرتا ہے۔ 2021 میں High Court نے پابندی لگا دی کہ ہم کسی بھی درخواست کی بنا پر کسی کا بھی ID card block نہیں کر سکتے، جس کی وجہ سے Committees بنائی گئیں اور agencies کی reports بھی ہمیں موصول ہو رہی ہیں اس کے مطابق کارروائی کر رہے ہیں لیکن جتنی زیادہ تعداد ہے اس کو ہمیں بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور ہم نے NADRA کو directions دے دی ہیں کہ اس کے اوپر فوراً inquiry کرکے جو بھی ضابطہ کی کارروائی ہے اس کو عمل میں لایا جائے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Danesh Kumar. Supplementary please.

سینیٹر دنیش کمار: میں حیران ہوں اس ایوان کو کوئی seriously نہیں لے رہا Cabinetکے 77 ممبر ہیں ان میں سے ایک دو منسٹر ہی آتے ہیں۔

جناب چیئرمین: تین منسٹر بیٹھے ہیں۔

سینیٹر دنیش کمار: میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے 181 ID cards غیر ملکی یا افغانیوں کے detect کیے، یہ تو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں ان کو مخاطب ہوں، جب Dubai میں Pakistan and Afghanistan کا match چل رہا تھا تب وہاں پر کافی ہنگامہ آرائی ہوئی تھی، مبینہ طور پر سینکڑوں پاکستانی جن کے پاس Pakistani Passports تھے وہ پکڑے گئے Afghanistan کی teamکے حوالے سے بعد میں پتا چلا کہ جو سینکڑوں Pakistani Passports جاری کیے گئے تھے وہ سب افغانی تھے اور یہاں پر صرف 181 کا figure ہے۔ ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے کہ کراچی Airport سے ایک مسافر Canada جا رہا تھا اور اس کے پاس Pakistani Passport تھا اور جب وہ پکڑا گیا تو اس کے پاس سے تذکرہ نکلا ہے Afghanistan کا۔ ہمارے ID cards and passports ٹکوں کے بھاؤ بک رہے ہیں۔ منسٹر صاحب اس کے لیے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: میری گزارش ہے جناب! 2013-18 تک 10 lac ID cards کو block کیا گیا تھا جن کو مرحلہ وار کھول دیا گیا تھا۔ محترم سینیٹر UAE کا ذکر کر رہے ہیں ان پر بھی inquiry ہو رہی ہے، اس میں 100% بات ٹھیک نہیں تھی لیکن پاکستان میں تصدیق کرنے سے زیادہ social media کی خبروں کو سچ مان لیتے ہیں لیکن پھر بھی ان خبروں کی بنا پر ہم نے inquiry کرائی ہے اور اس کا جو بھی result ہوگا اگر سینیٹر صاحب چاہیں گے تو ہم ان کے ساتھ share کر لیں گے۔ اس کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ سینیٹر صاحب نے صحیح نشاندہی کی ہے ہمیں اس کو مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے، یہ جو pending figure ہے اس کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Muhammad Humayun Mohmand. Supplementary please.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ we understand that we have our compulsions یا ہمارے laws کے حساب سے those people who have been staying here for long time, جو fake ہیں وہ بنے کیسے؟ ان کے پیچھے کون لوگ involved تھے؟ کیا ان لوگوں کو صرف OSD بنا دیا گیا یا ان کے خلاف کوئی ایسی کارروائی ہوئی جس کا علم ہمیں نہیں ہے؟ اگر ہوئی ہے تو کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ کیا punitive actions ان کے خلاف لیے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! تقریباً 280 officers کے against inquiry ہوئی جن میں سے 33 کو نوکری سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ سینیٹر صاحب کا حکم ہو تو یہ 280 inquiry کے بغیر ہی برخاست کر دیں؟

جناب چیئرمین: Inquiry آپ کر رہے ہیں اس کو complete کریں۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: ان میں سے 33 کو فارغ کیا گیا ہے اور اس کو fool proof بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ ہم نے جو اقدامات کیے ہیں وہ booklet میں درج ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Bahramand Khan Tangi.

(Def.) *Question No. 3 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that the number of illicit drugs manufacturers and users is increasing in the country, if so, the steps being taken by the Government to control the same?

Nawabzada Shahzain Bugti: 1. Pakistan is maintaining a poppy free status since 2001, as

recognized by UNODC. There are no reports of local manufacturing and /or increase in local manufacturing of drugs.

2. The last drug survey was conducted in 2013.

3. In this regard Bureau of Statistics has been approached to conduct fresh drug use survey in the country. They are being partnered by NIPS and funded by UNODC. True picture regarding increase or decrease in the use of drug or prevalence of a particular drug among a particular stratum of society, will be developed based on the concrete figures collected after fresh survey.

4. However, the government's efforts to control the menace of drugs continue. Presently there are 04 rehabilitation centers working in the country.

5. On supply side control, our Anti-Narcotics Force has made 459.5 tons seizures which has been recognized in the World Drug Report 2022 of UNODC. Thus, Pakistan's efforts continue to keep the country safe and to make the world the safe.

6. Anti-Narcotic Force consists of 3600 employees out of which only 2200 are operational and maintains the law enforcement activity across the country including International boarders *i.e.* Iran, Afghanistan and India. In addition, ANF actively perform duties at Sea Ports, dry ports and Airports to control the drug trafficking. With the inadequate Human Resources efforts are being made at gross root level also to snub the local drug traffickers/handlers and users.

7. Furthermore, Narcotics and Psychotropic substances are being used for the manufacturing of medicine and there is a possibility that due to pilferage

the same may be used for recreational activities as a drug. There is no mechanism that could monitor and collect data of those people who used such type of drugs. MNC in coordination with DRAP allocated quota of substance used for Manufacturing Narcotics and Psychotropic drugs.

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ ملک میں اس وقت ممنوعہ منشیات تیار کرنے والوں اور اس کو استعمال کرنے والوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس بارے میں حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟ منسٹر صاحب کا بہترین جواب ہے کہ ہم نے rehabilitation centres بنائے ہیں، کیا rehabilitation centers ممنوعہ منشیات بنانے والوں میں کمی لا سکتے ہیں؟ یا جو استعمال کرتے ہیں ان میں کمی لا سکتے ہیں؟ Rehabilitation centers تو ان لوگوں کے لیے ہوتے ہیں جو منشیات already use کر رہے ہوتے ہیں۔ مجھے بتایا ہے کہ مارے پاس 3600 employees ہیں، جن میں سے 2200 ground پر کام کرتے ہیں اور باقی offices میں بیٹھے ہیں۔ آپ accept کرتے ہیں کہ آپ کے پاس force نہیں ہے، جس چیز سے پاکستان کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے، پاکستان کا youth تباہ ہو رہا ہے اس ادارے میں آپ recruitment کیوں نہیں کرتے ہیں اور آپ accept بھی کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس force نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس force نہیں ہے تو آپ پاکستان کو اس گند سے صاف کرنے کے لیے recruitment کیوں نہیں کرتے؟ جو rehabilitation centers ہیں ان لوگوں کے لیے جو already use کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

سینیٹر مرتضیٰ جاوید عباسی (وزیر برائے پارلیمانی امور): انہوں نے جو سوال کیا تھا اس حوالے سے detailed جواب دیا گیا ہے اور یہ کہتے ہیں ان کی force میں 3600 لوگ ہیں اور ہماری جو 38 agencies ہیں ان سے مل کر Narcotics control کا سلسلہ چلایا جاتا ہے۔ ANF اس کو کرتی ہے اور 2001 سے UN نے ہمارے ملک کو poppy free

country declare کیا ہے۔ جو انہوں نے سوال کیا rehabilitation centers کے حوالے سے تو four ANF کے under control چل رہے ہیں اور 200 کے قریب پورے ملک میں different rehabilitation centers ہیں ان کو مختلف donors سے financial assistance بھی ملتی ہے، تقریباً 200 اس طرح کے اور ادارے بھی ہیں private sector میں۔ انہوں نے جو تیسرا سوال کیا ہے، پاکستان کے اندر 2002 کے بعد جو کنٹرول کیا گیا ہے اس کو پوری دنیا نے سراہا ہے۔ ANF کی محدود تعداد اور ان کی capability ہے اس کو پوری دنیا اور United Nations نے سراہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ افغانستان کا بارڈر ہے اور 90 فیصد یہ پیداوار افغانستان کے اندر ہوتی ہے اور 10 فیصد پوری دنیا کے اندر ہوتی ہے۔ کیونکہ افغانستان کے ساتھ ہمارا بارڈر ہے اور تنگی صاحب وہاں کے حالات مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ اس کو بھی کنٹرول کرنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ANF کی کارکردگی اور کنٹرول اس کم تعداد میں قابل ستائش ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Dost Muhammad Khan Sahib.

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ چراغ تلے اندھیرا والی مثال ہے۔ میں Narcotics والوں کی منتیں کرتا ہوں اور ان سے سوال کرتا ہوں۔ ہر کمیٹی میٹنگ میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ ذرا پشاور ڈویژن میں چلے جائیں۔ پشاور میں ضلع انتظامیہ سے ملیں۔ وہاں پر انہوں نے 9 centres کھولے ہیں۔ وہاں پر اگر بالکل صفائی اس کی نہیں ہوئی ہے لیکن 90 فیصد لوگوں کا علاج بھی ہوا ہے اور 90 فیصد بارروزگار بھی ہوگئے ہیں۔ میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ ذرا بیٹھ تو جائیں کہ آپ لوگوں نے یہ کس طرح کیا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ یہ آپ نے Narcotics والوں کے لیے بڑی اچھی suggestion دی ہے۔ ANF والے ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور دیکھ لیں۔

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جی، بالکل ان کو ہدایات بھی دیں گے اور سینیٹر صاحبان کو بھی inform کریں گے۔ ابھی ہماری منسٹری ایک سروے بھی پشاور کا کروارہی ہے۔ یہ National Institute of Population Studies (NIPS) کے حوالے کیا گیا ہے کہ اس ریجن

میں proper surveyکیا جائے تاکہ ہمیں نمبرز کا پتا چلے کہ ہم ان کے علاج اور rehabilitationکے لیے بندوبست کر سکیں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani Sahiba.

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ تنگی صاحب نے ایک burning issueپر سوال پوچھا ہے کیونکہ یہ پورے پاکستان کے لیے ایک سنگین مسئلہ بنا ہوا ہے۔ چاہے وہ یونیورسٹی، کالج، بازار یا ملک کے دیگر شعبے ہوں۔ ان کا جواب اگر پڑھا جائے تو عجیب قسم کا جواب دیا ہے۔ ایک تو کہہ رہے ہیں کہ اس وقت ملک میں only 04 rehabilitation centres قائم ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سوال کرنا چاہتی ہوں کہ صرف 04 rehabilitation centresکیسے اس کو counterکریں گے۔ نمبر ایک۔

نمبر دو، انہوں نے خود لکھا ہے اور جیسے تنگی صاحب نے کہا ہے کہ ان کے ملازمین کی تعداد 3600 ہے جن میں صرف 2200 کام کر رہے ہیں۔ تو یہ باقی ملازمین جو غیر حاضر ہیں ان کو چیئرمین صاحب! آپ یا مہر تاج لائے گی؟ یہ تو ان کا محکمہ ہے وہ ان کو حاضر کریں۔

نمبر تین، انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ Narcotics and Psychotropic substances are being used for the manufacturing of medicine. O.K. agreed یہ ہنسنے والی بات ہے کہ due to pilferage the same may be used for recreational activities as a drug. مطلب یہ ہے کہ medicineکے لیے جو useہو رہا ہے تو وہ recreationکے لیے pilferageہو رہا ہے۔ تو یہ خود ہی ان کے چوکیدار ہیں اور یہ خود ہی جواب دے رہے ہیں کہ ہمارے underیہ کام ہو رہے ہیں۔ یہ تو شرم کی بات ہے کہ یہ جواب انہوں نے دیا ہے۔ اس کا جواب مجھے دے دیں کہ یہ کیا بات ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ سے suggestionsلیا کریں۔ ماشاءاللہ بڑی تجربہ کار ہیں اور خود ڈاکٹر بھی ہیں۔

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب چیئرمین! دیکھیں، یہ جو سوال کیا گیا تھا۔ اس معزز ایوان کو updateکرنا ضروری تھا کہ ہماری ادویات کی تیاری میں جو 26 substancesاستعمال

ہوتے ہیں۔ جس میں Cough Syrup, Pain Killer اور خواب آور ادویات تیار ہوتی ہیں۔ دو تین قسم کی اور ادویات ہیں جس میں یہ factor شامل تھا۔ اس کے لیے اس کو اس جواب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ ہماری جو معزز سینیٹر صاحبہ ہیں ان کی تجاویز کا منسٹری کو ہدایت کروں گا کہ ان کی input لیا کریں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Ejaz Ahmad Chaudhary Sahib,

تشریف نہیں لائے۔

(Def.) *Question No. 50 **Senator Ejaz Ahmad Chaudhary:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the details of expenditures incurred upon the celebrations / events on Diamond Jubilee held on 14th August, 2022?

Ms. Marriyum Aurangzeb(Minister for Information and Broadcasting): After presenting list and nature of activities for Diamond Jubilee Celebrations to ECC, Finance Division granted Rs. 650 mn to Ministry of Information and Broadcasting. List of events conducted by all departments is attached in annexure-I. However, the expenditures incurred thereon by each department are given as follows.

Sr. #	Department	Proposed Funds (in millions)
1.	Press Information Department	400
2.	Pakistan Broadcasting Corporation	45
3.	Directorate of Electronic & Media Publications	66
4.	Information Service Academy	2.4
5.	Pakistan Television Corporation	136.6
	Total	**650**

Annexure I

Ministry of Information & Broadcasting

Diamond Jubilee Activities

Directorate of Electronic Media & Publication:

Sr. No	Activities	Timeline	Venue
1.	Special Logo designed for 75 years celebrations finalized by DEMP, Islamabad	Launched in June, 2022	
2.	Launching of Coffee Table Book on 75 Years Anniversary celebrations of Pakistan titled "Pakistan at 75....And the Journey Continues" to be arranged by DEMP, Islamabad	12th August, 2022	Pak-China Friendship Center
3.	Launching of Coffee Table Book on 75 Years Anniversary celebrations of Pakistan titled "Cultural Crossroads" to be arranged by DEMP, Islamabad	12th August, 2022	Pak-China Friendship Center
4.	Digital photographic exhibition on 75 Years Anniversary celebrations to be arranged by DEMP, Islamabad	12th August, 2022	Pak-China Friendship Center
5.	Photographic and painting competition amongst college/university students to be arranged by DEMP, Islamabad	12th August, 2022	Pak-China Friendship Center

6.	Mehfil-e-Mushaira to be arranged by DEMP, Lahore	29th July, 2022	Lahore
7.	Intra-University speech competition in Urdu and English on 75 Years of Freedom Screening of Documentary titled "From DFP to DEMP"	10th August, 2022	Iqra University, Karachi
8.	Publicity of National Anthem in connection with 75Years Anniversary celebrations	12th August, 2022	Pak-China Friendship Center
9.	Two documentaries on 75 Years Anniversary celebrations to be screened by DEMP, Islamabad	12th August, 2022	Pak-China Friendship Center
10.	Preparation of Special Milli Naghma with the collaboration of Muslim Institute	12th August, 2022	Pak-China Friendship Center
11.	Adabi Mela in collaboration with ISA	11th August, 2022	
12.	Preparation of Special Monitoring Report regarding coverage of various events/activities on national media	15th August, 2022	
13.	Mehfil-e-Mushaira to be arranged by DEMP, Lahore	18-19 August, 2022	Pak-China Friendship Center

Information Service Academy:

Sr. No	Activity	Timeline
1.	Towards Economic Independence, seminar	June 01, 2022
2.	Speech contest on role of media in national integration	July 18,2022
3.	Pakistan Quiz	August 02, 2022
4.	Book Fair	August 11, 2022
5.	National Reconciliation	August 04, 2022

Press Information Department:

S. No.	Activity	Proposed action	Timeline
1.	Projection of the events across the country	Press Information Department-HQs (PID) and all RIOs of PID will be mobilized to arrange proper media coverage of the celebrations across the country to highlight struggle and sacrifices rendered by the Muslim community of Indian Sub-Continent to gain a separate homeland.	01-20th August, 2022
2.	Publication of commissioned as well as special articles / columns	Arranging for publication of commissioned as well as special articles / columns on goodwill basis to write on various themes to highlight the spirit of Independence and nationhood from 1st of August to draw attention of masses to the significance of upcoming independence day.	-do-

3.	Social Media Activities	Projection of the events by uploading / posting activities on PID's Website, Facebook and Twitter accounts.	-do-
4.	Messages of President and Prime Minister	Messages of the President and the Prime Minister will be shared with EP Wing for onward transmission to Press Officers posted abroad, for publication in special supplements on the occasion & for use by overseas Missions.	13th August, 2022
5.	Publication of special Supplements	Supplements on special interviews of living veterans of Pakistan Movement will be published to recall the struggle and sacrifices of our forefathers.	14th August, 2022
6.	Arranging media coverage of Parliamentarians' visits to various areas w.r.t. Independence Day.	Media coverage will be arranged for the visits of public office holders to their constituencies on Independence Day to express solidarity and tribute to the veteran soldiers of Pakistan Movement.	01-20th August, 2022
7.	Special events with Press clubs (Arranging diamond jubilee seminars for journalists in collaboration with press clubs / journalistic bodies)	Diamond Jubilee Seminars / Special events will be arranged by regional offices of PID in collaboration with Press Clubs. PID will arrange on journalism in which senior journalists will be invited to talk on their struggle they rendered in early 1950s after creation of Pakistan	August 2022
8.	Issuance of Testimonials on print and electronic media	PID will issue testimonials on print and electronic media in accordance with the importance and relevance of the special days.	August 2022
9.	Diamond Jubilee Accreditation Cards	PID will issue diamond jubilee accreditation cards to the media persons.	01-31st August, 2022
10.	Launch Ceremony of Economic Affairs Magazine	-	July 29, 2022
11.	Concert, 3D Digital Projection, Lights Show, Fireworks	-	August 13, 2022
12.	Media campaign (Electronic, print, digital/outdoor/social)	-	TBC

Pakistan Broadcasting Corporation:

Sr. No	Activities
1.	Radio Road Shows
2.	Azadi Mela
3.	Dastaan-e-Manzil
4.	Kamyabi ka Safar

5.	Ye ha Mera Pakistan
6.	Watan ki Shaan
7.	Special urdu Plays
8.	Adabi Mela
9.	National Songs Competition
10.	Mushaira (Nazr-e-Pakistan)
11.	Special Azadi Shows
12.	Awaz-e-Pakistan
13.	Azadi Quiz Show (youth prog)
14.	Pakistan Shar-e-Taraqi Par
15.	Regional Programmes
16.	Award Ceremony

Pakistan Television Corporation:

Sr. no	Activities	Timeline
1.	"Salam Pakistan" National Songs Competition 2022	8th – 14th August 2022
2.	Green Belief (Documentary Competition 2022)	August 2022
3.	Special Assorted Plays	August 2022
4.	Pakistan Kahani	July 2022
5.	Special Children Music Show	July 2022
6.	Raat Gaye (Special)	June 2022
7.	Travelling Tune Of Pakistan (Special)	August 2022
8.	Special Quiz Show	8th -14th August 2022
9.	Pehchan Pakistan	14th August 2022
10.	Thematic Transmission (Full Day)	14th August 2022
11.	Flag Hoisting Ceremony (Live)	14th August 2022
12.	Fresh National Songs (In House)	8th August 2021
13.	Har Dil Bolay Pakistan	1st – 31st August 2022

14.	Rising Pakistan (Re-Orientation)	1st – 31st August 2022
15.	Morning @ Home (Re-Orientation)	1st – 31st August 2022
16.	Salam Pakistan Show (Milli Naghma Special)	14th August 2022
17.	Testimonials	1st – 31st August 2022
18.	COUNT DOWN - 1st - 13th August	1st – 13th August 2022
19.	Milli Naghmas	8th – 31st August 2022
20.	Naamwer	1st – 31st August 2022
21.	Main Bhi Pakistan Hoon	1st – 31st August 2022
22.	Pakistan – Fact Files:	1st – 31st August 2022
23.	Hum Hain Pakistan:	1st – 31st August 2022
24.	New Windows & Graphics	August, 2022

Mr. Chairman: Honourable Senator Fawzia Arshad Sahiba.

(Def.) *Question No. 52 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Interior be pleased to state the steps being taken by the Government to create awareness and apprise the public regarding non-investment in illegal cooperative societies in ICT area?

Rana Sana Ullah Khan: Capital Development Authority, Islamabad through its website, print media and other modes create public awareness regarding illegal Housing Schemes.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا تھا کہ کیا حکومت نے کوئی awareness کی ہے about the illegal cooperative societies in ICT area. تو انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ CDA نے through its website and print media وغیرہ میں public awareness کر دی ہے۔ ٹھیک ہے آپ نے to stop these cooperative تو وہ کر دیا ہے۔ آپ نے کوئی اقدامات کیے ہیں

societies which are looting money. انہوں نے اپنے آپ کو امیر سے امیر تر کر لیا ہے اور عوام کے ساتھ فراڈ کر رہے ہیں اور ہماری عوام ان کی شکار بنی ہوئی ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! تقریباً 22 housing societies کے خلاف سیکشن 10 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ We are very much vigilant. یہ ان شاءاللہ اپنے پلاٹ ٹرانسفر نہیں کر سکیں گے۔ صرف جو گھر بنے ہوئے ہیں وہ ٹرانسفر کر سکیں گے۔ کسی بھی housing society کو جس کو ہماری یا رجسٹرار کی طرف سے NOC جاری نہیں ہوگا وہ اب ٹرانسفر نہیں کر سکیں گے۔ آپ کو پتا ہے کہ housing societies کے لیے یہی ایک بڑی سزا بن جاتی ہے اور ان شاء اللہ اس کا وہ اثر بھی لے رہے ہیں اور معاملات بہتری کی طرف جا رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Muhammad Hamayun Mohmand, supplementary please.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ہم لوگ differentiate between illegal housing societies کرتے ہیں اور بہت سارے ایسے لوگ ہیں جن کے گھر وہاں پر بنے ہوئے ہیں and may be they are wrongly placed into the blanket of that thing. let's suppose housing societies کی understanding یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ فائلیں بناتے ہیں، وہاں پر لوگوں کے نام پر کوئی فرد یا اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ تو کیا جن لوگوں کے گھر اور زمین ان کے نام پر ہے، ان کے نام پر فرد اور سب کچھ ہے۔ ان کو بھی CDA نے ان housing societies کے اندر as a blanket ڈال دیا ہے۔ کیا آپ لوگ کسی لحاظ سے differentiate کر رہے ہیں یا ایک blanket میں جو پاکستان کا سسٹم ہوتا ہے سب کو اسی میں ہانک دیتے ہیں اور جو genuine لوگ ہوتے ہیں جو land کے private owners ہوتے ہیں وہ بھی بیچ میں پس جاتے ہیں۔ تو ان کے متعلق آپ لوگ کچھ کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior, please.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! میں نے جو پہلے گزارش کی ہے اس کے کہنے کا مقصد یہی تھا کہ جن بے چاروں نے گھر بنا لیے ہیں صحیح بنائے ہیں یا غلط بنائے ہیں تو ان کے اوپر تو ہم نے کوئی پابندی نہیں لگائی ہے۔ وہ اپنے گھروں کو بیچ بھی سکتے ہیں اور کوئی ان گھروں کو خرید بھی سکتا ہے۔ ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔ ان بے چاروں کے ساتھ اگر پہلے زیادتی ہوئی ہے لیکن اگر سینیٹر صاحب کے نوٹس میں specific کوئی case ہے تو please ہمیں ضرور refer کریں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Danesh Kumar, supplementary please.

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحب! میرا آپ سے question ہے کہ جو غیر قانونی cooperative societies ہیں۔ یہ تو یقیناً آپ کے علم میں بھی ہوگا کہ CDA کی ملی بھگت کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا۔ تو میرا آپ سے یہی question ہے کہ آپ نے سادہ جواب دیا ہے کہ ہم نے print media اور دیگر ذرائع سے عوام کو خبردار کیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہاں پر آپ ہمیں بتا دیتے کہ کس کس print media میں آپ نے کیا کیا دیا ہے۔ ہمیں تو پتا ہی نہیں ہے کہ دیا ہے یا نہیں دیا۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ آپ کے CDA کے ارباب اختیار ہیں انہوں نے یہ ادھورا سا جواب دیا ہے۔ اب ہمیں کیا پتا ہے کہ کونسے print media میں آپ نے دیا ہے۔ آپ ہمیں لکھ کر بتا دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جتنی بھی غیر قانونی سوسائٹیاں تھیں ان کے خلاف کیا اقدامات کیے گئے ہیں اور لوگوں سے جو انہوں نے ان کی جمع پونجی چھینی تھی ان میں سے کتنوں کو آپ نے واپس کروائی ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior, please.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر محترم سینیٹر مجھے حکم فرمائیں گے تو ہم نے جو print and digital media میں جو کچھ آیا ہے وہ میں اگلی

مرتبہ ان کو provide کر دوں گا۔ ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ اس کو مشتہر کیا گیا ہے۔ میں ان کو وہ دے دوں گا۔ جناب چیئرمین! جہاں تک کارروائی کی بات ہے۔ میں دوبارہ دہراؤں گا کہ سیکشن 10 کے تحت ان کے خلاف کارروائی کر دی گئی ہے۔ یہ پرانی باتیں ہیں اب ان شاء اللہ اس طرح نہیں ہوگا۔ اگر کسی کو بھی specifically کوئی تکلیف ہے تو میں ان کو دوبارہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے پاس تشریف لائیں اور ہمیں کسی نہ کسی حوالے سے contact کریں۔ ہم ان کی پوری داد رسی کریں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Bahramand Khan Tangi.

(Def.) *Question No. 56 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether any policy has been made/approved by the Government under which NADRA issues CNICs to those Afghan Nationals living in Pakistan for more than 30 years on account of their long stay, if so, details thereof?

Rana Sana Ullah Khan: No such policy has been issued by the Government under which NADRA could issue CNICs to any Afghan National; unless, they obtain Citizenship through formal procedure.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ کیا کوئی ایسی پالیسی ہے کہ جو افغانی تیس سالوں سے پاکستان میں رہتے ہیں تو ان کے لیے شناختی کارڈ بنوانے کا کوئی ارادہ ہے؟ جناب چیئرمین! مجھے منسٹر صاحب نے ایک لکیر میں جواب دیا ہے کہ حکومت نے ایسی کوئی پالیسی جاری نہیں کی ہے۔ ابھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ تیس سالوں سے رہنے والے افغانیوں کو تو آپ شناختی کارڈ نہیں دے رہے لیکن خیبر پختونخوا میں تیس سالوں سے رہنے والے اربوں کھربوں کے بزنس پر قابض ہیں، ان کو اجازت ہے۔ اگر حکومت ایسی پالیسی بنائے اور وہ تیس یا چالیس سالوں سے رہنے والے، جب 79 میں افغانستان میں revolution آیا، اگر اس دن سے لے کر آج تک شناختی کارڈ بنانے کی کوئی پالیسی بنا دیں تو جب وہ بزنس کرے گا تو tax net میں بھی آئے گا، وہ

illegal شناختی کارڈ بھی نہیں بنائے گا۔ وہ اس وقت خیبر پختونخوا کے اربوں روپے کے بزنس پر قابض ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تقریر نہ کریں، صرف ضمنی سوال پوچھیں۔ آپ تقریر کر رہے ہیں، مہربانی فرما کر ضمنی سوال کی حد تک specific رہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب! میں تقریر نہیں کر رہا، specific رہتا ہوں، مجھے بولنے دیں کیونکہ یہ لوگ میرے صوبے خیبر پختونخوا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اربوں کھربوں کے بزنس پر وہ قابض ہیں۔ تیس سالوں سے رہنے والوں کے لیے کوئی پالیسی ہی نہیں ہے۔ غیر قانونی طور پر سات لاکھ افغانی لوگ وہاں رہتے ہیں جو بزنس پر قابض ہیں تو آپ اگر کوئی پالیسی نہیں بناتے تو پھر کیا وجہ ہے کہ تیس سالوں سے کوئی پالیسی نہیں بن سکی جس کی بنا پر illegal شناختی کارڈ کے معاملے کو discourage کیا جاسکے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! ایسی کوئی پالیسی فی الحال زیر غور نہیں ہے لیکن 78 سے پہلے کا اگر کسی کے پاس بندوق کا لائسنس ہے، کسی قسم کا کوئی bill ہے، سات آٹھ چیزیں ہیں اگر اس میں سے وہ کچھ بھی ہمیں provide کر سکتے ہیں تو ہم agencies کی اور دوسری تمام approvals کے بعد اس کی help کرنے کو تیار ہیں لیکن ہمارے قانون سے متصادم ہے، اس کے بعد ایسی کوئی پالیسی ہمارے پاس زیر غور نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کیشو بائی کا ضمنی سوال ہے۔

سینیٹر کیشو بائی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کراچی میں سب سے زیادہ افغانی رہتے ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ اگر کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے تو انہیں کس بنیاد پر NICs دیے جاتے ہیں اور ابھی کراچی میں رہنے والے افغانیوں کی تعداد کیا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! محترم سینیٹر اس کے لیے fresh question جمع کروادیں، تعداد تو میں تب ہی بتاسکوں گا لیکن یہ بتادوں کہ Ministry of

SAFRON کے تحت یہ register ہوتے ہیں اور وہ انہیں کارڈز کا اجرا کرتے ہیں۔ تعداد کے لیے fresh question جمع کروادیں، میں انہیں تعداد سے آگاہ کردوں گا۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر فدا محمد! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ اگرچہ کوئی پالیسی نہیں ہے لیکن وہ لوگ business میں already involved ہیں۔ بڑے بڑے businesses ہیں، خاص کر کراچی میں، خیبر پختونخوا میں اور اسلام آباد میں تو ان سے ٹیکس کیسے وصول کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے حکومت کو سالانہ کتنا نقصان ہو رہا ہے؟ اگرچہ اس حوالے سے کوئی پالیسی نہیں ہے لیکن کیا اس سلسلے میں حکومت نے ابھی تک کوئی کام کیا ہے یا نہیں۔ آئندہ ان کے لیے بزنس کرنے کا طریقہ کار کیا ہے کہ وہ اپنے بزنس کو legalize کر سکیں کیونکہ وہ اگر illegal business کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے اور خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس کے لیے fresh سوال جمع کروادیں تو زیادہ مناسب ہوگا لیکن میں اتنا کہنا چاہوں گا کہ foreign assistance کے تحت ان کو جو بھی فائدے مل سکتے ہیں، یہ لوگ اپنے SAFRON card کے مطابق avail کرتے ہیں۔ یہ تھوڑا سا میرے علم میں ہے لیکن معزز رکن کا سوال بہت pertinent ہے، اس کے لیے یہ ایک نیا سوال جمع کروادیں۔ جہاں تک مجھے inform کیا گیا ہے، اس کے اوپر فی الحال ہمارے پاس کوئی پالیسی under consideration نہیں ہے۔ مزید یہ ہے کہ اس کے لیے fresh question submit کردیں، ہم ان کو اس کا ضرور مفصل جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

(Def.) *Question No. 57 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Interior be pleased to state the number of officers and officials of NADRA who were granted promotion during the last four years with province wise break up indicating also the criteria adopted for the same?

Rana Sana Ullah Khan: The detail of employees promoted year-wise (1st September, 2018 to 31st August, 2022 is Attached as (Annex-A).

Headcount as on 19th Jan, 2023

Person Type	No. of Employees
Regular	7632
Contractual	6481
DGR	610
Grand Total	14723

Region	No. of Employees
Headquarter	2153
RHO Islamabad	1936
RHO Karachi	1325
RHO Lahore	1707
RHO Peshawar	2533
RHO Sukkur	921
RHO Sargodha	1357
RHO Quetta	1133
RHO Multan	1658
Grand Total	14723

Summary of Promoted Employees

1st Sep, 2018 to 31st Aug, 2022

Province		Federal	Punjab				Sindh		KP	Balochistan	Year-wise Total
Category	Year	HQ	ISB	LHR	SGD	MLT	KHI	SKR	KP	QTA	
Officer	2018	92	18	16	13	7	3	6	22	10	187
	2019	3		2		1					6
	2020	2	2								4
	2021	71	42	39	34	33	28	28	38	34	347
	2022	102	49	26	10	26	18	8	38	13	290
	Total	270	111	83	57	67	49	42	98	57	834
Official	2018	132	122	162	154	194	88	73	122	61	1108
	2019								1		1
	2020	1	1	3	2	2	10	1	1		21
	2021	1027	933	1024	821	892	834	413	1235	465	7644
	2022	53	23	27	29	24	22	9	38	13	238
	Total	1213	1079	1216	1006	1112	954	496	1397	539	9012
GT		1483	1190	1299	1063	1179	1003	538	1495	596	9846
Province wise Total		1272	4731				1541		1351	525	9420

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جی بالکل۔ چیئرمین صاحب! میرا منسٹر صاحب سے سوال تھا کہ NADRA میں پچھلے چار سالوں میں جن ملازمین کی promotion and recruitment ہو چکی ہے، اس کا طریقہ کار کیا ہے۔ مجھے منسٹر صاحب نے صرف number of employees کے متعلق بتایا ہے۔ میرے علم میں ہے کہ پشاور، خیبر پختونخوا میں جو DG بیٹھے ہیں، وہ ایک کمیٹی بناتے ہیں اور اس کمیٹی میں بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جن کے چہرے ان کو پسند ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ capable ہیں، جو deserving ہیں، جو competent ہیں یا جو merit پر آتے ہیں، ان کی promotion سال 2018 سے ابھی تک نہیں کی گئی۔ جو لوگ ان کو پسند ہوتے ہیں صرف ان کی promotion کی جاتی ہے۔ میں ضمنی سوال سے پہلے آپ سے request کروں گا کہ میرا یہ سوال آپ اسٹینڈنگ کمیٹی کو refer کریں تاکہ میں ان کے سامنے یہ سوال رکھ سکوں۔

جناب چیئرمین: پہلے میں منسٹر صاحب کا جواب تو سن لوں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ آپ نے مجھے number of employees تو بتائے ہیں لیکن آپ نے مجھے طریقہ کار کے بارے میں نہیں بتایا کہ آپ کے ہاں promotion and recruitment کا طریقہ کار کیا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! یہ سوال معزز رکن نے پوچھا نہیں تھا لیکن ہم تنگی صاحب کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ضمنی سوالوں کی خصوصی تیاری کرکے آتے ہیں۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ اس میں دو تین چیزیں ہیں جس میں availability of vacancy ہے، discipline ہے اور اسی طرح تین چار چیزیں ہیں جن کو وہ کمیٹی دیکھتی ہے۔ سینیٹر صاحب نے KP کا خاص طور پر چار سال کا ریکارڈ مانگا تھا، اگر ہمیں چار سال سے چھ مہینے پہلے جانے کی اجازت دیتے تو اس وقت KP میں ہمارے تقریباً 2,450 ملازمین ہیں۔ ان میں سے 1,350 ملازمین یعنی more than 50% کو promotions دی گئی ہیں۔ اگر کوئی خصوصی کیس ان کی نظر میں ہے یعنی

کوئی deserving ہے اور وہ accommodate نہیں ہو رہا تو ہمارے ساتھ رابطہ کریں، ان شاءاللہ، اسے دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ منسٹر صاحب کو list دے دیں۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: مجھے list دے دیں، اس حوالے سے میں معزز رکن کو جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر فدا صاحب! براہ کرم ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی اس ہاؤس میں کہا ہے کہ جیسے بلوچستان ہے، پنجاب ہے یا سندھ ہے، سب کے مکمل نام لیے جاتے ہیں۔ ابھی منسٹر صاحب نے تین مرتبہ لفظ KP استعمال کیا ہے۔ یہ لفظ KP نہیں بلکہ خیبر پختونخوا ہے۔ آئندہ اس حوالے سے بہت احتیاط کے ساتھ نام لیا جائے کیونکہ یہ ہماری شناخت ہے۔

جناب چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے۔ خیبر پختونخوا کہیں گے جی۔ ابھی آپ سوال کریں۔

سینیٹر فدا محمد: دوسری بات، تنگی صاحب نے جو سوال کیا ہے، اس حوالے سے آج کل وہاں جو طریقہ کار اپنایا جا رہا ہے، یقین مانیے افغانیوں کے لیے لوگ وہاں پر special transfer کرتے ہیں۔ افغانی کارڈز کے لیے جو بے تحاشا پیسے لیے جاتے ہیں، آپ یقین مانیے کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ لہٰذا، میں request کروں گا کہ اس معاملے کو proper طریقے سے کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ اس کا کوئی مناسب حل نکل سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ منسٹر صاحب یہ بھی بتائیں کہ افغانیوں کو جو illegal cards issue ہوئے ہیں، ان میں سے انہوں نے اب تک کتنے block کیے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! پہلے تو میں معذرت چاہتا ہوں، مجھے لفظ خیبر پختونخوا استعمال کرنا چاہیے تھا۔ دوسری بات، اس سوال کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں۔ افغان کارڈ کو ہم کیسے ban کر سکتے ہیں، وہ ہماری capacity میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی افغانی national آپ کے knowledge میں ہے تو اس حوالے سے بتائیں۔ فدا صاحب! سمجھ آ گئی۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: سینیٹر صاحب نے جن چیزوں کی نشان دہی کی ہے، بالکل ایسے ہوتا تھا۔ وہاں پر rackets تھے جو کہ سامنے لائے گئے، ان کی انکوائری کی گئی، انہیں نوکریوں سے نکالا گیا۔ اس کو مشکل سے مشکل ترین کر دیا گیا ہے، attest کرنے والے سے رابطہ کیا جاتا ہے، خاندان کے بڑے سے رابطہ کیا جاتا ہے، language کی بنیاد پر check کیا جاتا ہے کہ اگر باپ کو پنجابی لکھا گیا ہے تو اس کی trail میں پختون نہ آ جائے۔ لہٰذا، ہم نے اسے fool proof بنانے کے لیے پورا انتظام کیا ہوا ہے۔ پہلے معاملات برے تھے لیکن اللہ کے فضل سے اب نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر پیر صابر شاہ صاحب۔

سینیٹر سید محمد صابر شاہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہاں پر انہوں نے فرمایا اور جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کنٹریکٹ پر 6,481 ملازمین ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ ملازم کب سے ہیں اور دوسری بات، ریگولر ملازمین کی تعداد 7,632 ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو کنٹریکٹ اور ریگولر ملازمین کی تعداد میں بہت کم فرق ہے۔ یہ جو کنٹریکٹ ملازمین آپ نے رکھے ہوئے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ یہ کتنے عرصے سے رکھے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے؟ بجائے اس کے کہ آپ لوگوں کو ان کا حق دیں، اس کے برعکس آپ نے ان کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا ہوا ہے اور انہیں ان کے حقوق سے محروم رکھا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! معزز رکن اس کے لیے fresh سوال جمع کروادیں۔ ان شاء اللہ، ہم انہیں اس کا مفصل جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر پیر صابر شاہ صاحب! آپ ایک fresh سوال پوچھ لیں، ہم انہیں بھجوادیں گے۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! آج مجھ پر رحم کریں، یہ سوال Standing Committee کو بھیجیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، آپ سوال کریں، آپ کا سوال نمبر 58 آگیا ہے۔

(Def.) *Question No. 58 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Interior be pleased to state the

number of buildings hired by NADRA for its offices in the country at present with province wise and date wise break up indicating also the rent being paid in each case?

Rana Sana Ullah Khan: Currently, **521x** buildings are being utilized for NADRA office. Requisite information is at **Annex-A**.

(Annexure has been placed in Library and on Table of the mover/ concerned Member)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ آپ نے پورے ملک میں NADRA کے لیے جو offices کرائے پر لیے ہیں، اس break up کے مطابق KP میں 121 ہیں۔ آپ نے جو offices کرائے پر لیے ہیں ان کے لیے آپ کا کیا mechanism ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ میرے علم کے مطابق خیبر پختونخوا میں بیس ہزار روپے کرائے والے کا تین لاکھ دس ہزار روپے کرایہ بنتا ہے۔ آپ اپنے لوگوں کو، اپنے رشتہ داروں کو، اپنے دوستوں کو ان 121 offices میں accommodate کرتے ہیں، promotion میں بھی accommodate کرتے ہیں، recruitment میں بھی accommodate کرتے ہیں، کرائے میں بھی accommodate کرتے ہیں۔ خدا کے لیے پھر پاکستان کا کیا ہو گا؟ مجھے بتایا جائے کہ آپ نے کرائے پر 521 offices لیے ہیں، آپ کا اپنی buildings بنانے کا کوئی programme ہے اور جو کرائے پر لیے ہیں ان کا کیا mechanism ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Interior. NADRA 521 offices

تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، اس مرتبہ پورا PSDP اُدھر دے دیں۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! ہم نے پورے پاکستان کے تئیس کروڑ لوگوں کو cater کرنا ہے، اس کے لیے ہمارا ارادہ ہے کہ NADRA and Passport Office کے لیے اپنی buildings ہونی چاہییں، ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ اس پر کام ہو چکا ہوتا لیکن سیلاب کی صورت حال کی وجہ سے ہماری بہت ساری establishments برباد ہو گئی ہیں اور

جن کی rehabilitation میں ہمارا extension کا budget چلا جائے گا۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے، میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ گزشتہ نو مہینوں کے دوران ہم نے کسی کو ذاتی طور پر نہیں نوازا، ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ہم نے پچھلے نو مہینوں میں کوئی نئی عمارت نہیں لی، rehabilitation ضرور کروائی ہے۔ ہماری عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت دینے پر توجہ ہے لیکن میں پھر کہوں گا کہ اگر سینیٹر صاحب کے پاس promotions کی بابت یا ایسی عمارتوں کی بابت کوئی information ہے تو یہ ہمارے notice میں ضرور لائیں، ہم اس کی inquiry کرواتے ہیں۔ جناب والا! اس کے بعد تنگی صاحب اگلی مرتبہ ہماری بابت تنگ نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: آپ وزیر صاحب کو یہ دے دیں۔ معزز سینیٹر فدا محمد صاحب۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ان 521 buildings کا سالانہ کتنا کرایہ بنتا ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ NADRA ایک autonomous body ہے، وہ اپنے resources سے ہی اپنے سارے معاملات چلاتے ہیں لیکن پھر بھی وہ پاکستان کا ہی پیسا ہے۔ انہیں مختلف programmes کے کچھ donors بھی پیسے دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ اس کے لیے یہ fresh question دے دیں، ہم کرائے کی تفصیلات فراہم کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Sana Jamali on supplementary question.

سینیٹر ثنا جمالی: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گی کہ بلوچستان اور سندھ میں 90% areas میں NADRA کے دفاتر سیلاب کے گڑھ میں ہیں۔ آپ اب اپنی new policy بنا رہے ہیں، نئی عمارتیں بنا رہے ہیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ عمارتیں flood zones سے باہر بنائی جائیں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! آپ یہ note کر لیں، اچھی suggestion ہے۔

Next Question No. 61 of Senator Mushtaq Ahmed.

(Def.) *Question No. 61 **Senator Mushtaq Ahmed:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the number of journalists murdered in Pakistan during last four years with city wise break up; and

(b) the number of killers arrested and action taken against them?

Ms. Marriyum Aurangzeb: (a) Journalists Murdered during the last 4 years

Punjab: 15
Sindh: 11
KPK: 13
Balochistan: 03
Total: 42-Journalists (Details are enclosed herewith at (**Annex-A)**

(b) Status of Cases /Action Taken against accused during the last 4 years Punjab:

Arrested: 07
On bail: 02
Under trial / process: 05
Escaped / Not arrested: 08
Police Encountered: 03
Released by Court: 01
Total: 26-accused

Sindh:
Arrested: 04
Under trial / process: 07
Total: 11-accused

Khyber Pakhtunkhwa:
Acquitted: 02

Under trial / process: 04
Escaped / Not Arrested: 01
Miscellaneous: 06 (shot by brothers/ target
Total: 13-accused killing/ shot dead/killed by terrorists/untraced/ challan u/s 512 CrPC)

Balochistan:
Under trial/process: 01
Sentenced: 01
Escaped: 02
Under Police Investigation:01
Total: 05-accused (Details are Enclosed herewith at Annex-B)

Annexure-A

PROVINCE / CITY-WISE LIST / DETAIL OF JOURNALISTS MURDERED IN PAKISTAN DURING LAST FOUR YEARS

PUNJAB

S. #	Name & Designation of Journalists	Date of murder	Station	Organization	Source
1.	Muhammad Saad Correspondent	---	Lahore	Naya Akhbar	Lahore Press Club
2.	Safdar Ali Correspondent	---	Simberyal, Sialkot	Dunya News	
3.	Muhammad Wajid	---	Burewala	Roze News	
4.	Zeeshan Ashraf Butt Ex-Chairman Press Club / Correspondent	27-03-2018	Sambrial, Sialkot	Nawa-i-Waqt	Lahore Press Club DGPR, Government of the Punjab, Lahore
5.	Mirza Waseem Baig Shaheed Correspondent	2019	Sarai Alamgir, Gujrat	92 News	
6.	Saeed Butt	2018	Abdul Hakeem	Khabrain Multan	
7.	Zia ur Rehman Farooqi Correspondent	28-04-2022	Kabeer Wala, Distt Vehari	7 News	
8.	Rao Matloob	2019	Kabeer Wala	Daily Naya Dor	
9.	Husnain Shah Reporter / Crime Reporter	24-01-2022	Lahore	Capital News	
10.	Mian Razzaq Correspondent	17-05-2017	---	ARY News	
11.	Zahid Ali S. Reporter	18-04-2020	Faisalabad	Koh-e-Noor TV	
12.	Muhammad Nizam City Reporter	2019	Muzafargarh	Daily Pakistan	
13.	Kashif Hussain Correspondent	2021	Hafizabad	Daily Khabrain	
14.	Lala Fazal Jan Reporter	2022	Sargodha	Overseas News	
15.	Zia Kamboh	2022	Khanewal	---	

SINDH

S. #	Name & Designation of Journalists	Date of murder	Station	Organization	Source
1.	Aziz Memon	16-02-2020	Mehrabpur (Distt. Khairpur)	Daily Kawish / KTN News	Council of Pakistan Newspapers Editors (CPNE) Pakistan Press Foundation (PPF) Karachi Union of Journalists (KUJ)
2.	Ajay Lalwani	18-03-2021	Sukker City	Royal News TV	
3.	Ali Sher Rajpar	04-05-2019	Pad Eidan (Distt. Noshero Feroz)	Daily Awami Awaz	
4.	Mr. Mureed Abbas	09-07-2019	Karachi city	Bol News	
5.	Mr. Ilyas Warsi	14-06-2019	Hyderabad	Daily Kawish	
6.	Mr. Zulfiqar Ali Mandrani	27-05-2020	Gari Khero (Distt. Jacobabad)	Daily Koshish	
7.	Mr. Noor Lanjwani	November, 2020	Jacobabad City	Daily Sindh Express	
8.	Mr. Nazim Jokhio	3-11-2022	Malir Farmhouse Karachi	Social Media Activist	
9.	Mr. Murtaza Shar	30-01-2022	Jhol town (Distt. Sanghar)	Wasn't affiliated with any media for the last 3 years	
10.	Mr. Athar Mateen	18-02-2022	Karachi City	Samaa TV	
11.	Mr. Ishtiaq Sodharo	01-07-2022	Khairpur city	Sindhi Weekly	

KYBER PAKHTUNKHWA

S. #	Name & Designation of Journalists	Date of murder	Station	Organization	Source
1.	Wahab	---	Karak Kohat	Din News	DG Information & PRs, Government of KPK, Peshawar
2.	Zaman Mehsood	---	South Waziristan D.I. Khan	Daily Ummat	
3.	Haroon Khan	Oct. 2017	Swabi	Nai Baat	
4.	Javidullah Khan	---	Swat Malakand	Daily Ausaf	
5.	Noorul Hassan	03-12-2018	Nowshera Pishtakhara	Royal News Roze News	DG Information & PRs, Government of KPK, Peshawar
6.	Iftikhar Ahmad (Journalist)	02-07-2022	Charsadda	Express News	Home & Tribal Affairs Department, Government of KPK, Peshawar
7.	Tahir Hussain	13-08-2019	Khan Raziq Shaheed	The News	Home & Tribal Affairs Department, Government of KPK, Peshawar
8.	Ihsan Ullah Sherpao	30-10-2018	Charsadda	Radio Dilbar Charsadda News	
9.	Waseem Alam (Media Worker)	10-04-2021	Karak	Local News	
10.	Abdul Wahab (Journalist / focal person)	12-06-2022	Yaqoob Khan Shaheed, Karak	Local News	
11.	Muhammad Sohail Khan (Reporter)	16-10-2018	Hattar, Haripur	K-2 TV	
12.	Aman Ullah Media Reporter	30-04-2019	Paroa, D.I. Khan	Local Journalist	
13.	Qais Javed Maseeh Media Worker	07-12-2020	Cantt. D.I. Khan	Local Journalist	

BALOCHISTAN

S. #	Name & Designation of Journalists	Date of murder	Station	Organization	Source
1.	Abdul Wahid Raisani General Reporter	April, 2021	---	Daily Azadi, Quetta	The Director (PR), RIO, PID, Quetta
2.	Anwar Khetran Social Media Activit	23-07-2021	---	---	
3.	Shahid Zehri Journalist	October, 2021	Hub, Balochistan	Metro One	

Annexure-B

PROVINCE / CITY-WISE LIST / DETAIL OF KILLERS ARRESTED

PUNJAB

S. #	Name & Designation of Journalists	Action Taken Against Accused / Killers	Source
1.	Muhammad Saad Correspondent Naya Akhbar	Arrested	Lahore Press Club
2.	Safdar Ali Correspondent Dunya News	Arrested	
3.	Muhammad Wajid Roze News	On bail	
4.	Zeeshan Ashraf Butt Ex-Chairman Press Club / Correspondent Nawa-i-Waqt	Not arrested Suo Moto Case is under trial	Lahore Press Club DGPR, Government of the Punjab, Lahore
5.	Mirza Waseem Baig Shaheed Correspondent 92 News	2 arrested 2 escaped 02 accused were killed in police encountered whereas the third one has been released by the court	
6.	Saeed Butt Khabrain Multan	Not arrested	
7.	Zia ur Rehman Farooqi Correspondent 7 News	Arrested 1 escaped Case is under trial	
8.	Rao Matloob Daily Naya Dor	1 arrested 1 escaped	
9.	Husnain Shah Reporter / Crime Reporter Capital News	On bail Case is under trial	
10.	Mian Razzaq Correspondent ARY News	Encountered	
11.	Zahid Ali S. Reporter Koh-e-Noor TV	Arrested	
12.	Muhammad Nizam City Reporter Daily Pakistan	Case is under trial	
13.	Kashif Hussain Correspondent Daily Khabrain	Unidentified, despite registered an FIR, no accused has been arrested yet	
14.	Lala Fazal Jan Reporter Overseas News	Unidentified, Police registered FIR, No accused has been arrested yet	
15.	Zia Kamboh	Case is under trial	

SINDH

S. #	Name & Designation of Journalists	Action Taken Against Accused / Killers	Source
1.	Aziz Memon Daily Kawish / KTN News	Case under process	Council of Pakistan Newspapers Editors (CPNE) Pakistan Press Foundation (PPF) Karachi Union of Journalists (KUJ)
2.	Ajay Lalwani Royal News TV	Case under process	
3.	Ali Sher Rajpar Daily Awami Awaz	Killer arrested	
4.	Mr. Mureed Abbas Bol News	Killer arrested	
5.	Mr. Ilyas Warsi Daily Kawish	Killer arrested	
6.	Mr. Zulfiqar Ali Mandrani Daily Koshish	Case under process	
7.	Mr. Noor Lanjwani Daily Sindh Express	Case under process	
8.	Mr. Nazim Jokhio Social Media Activist	Case under process	
9.	Mr. Murtaza Shar Wasn't affiliated with any media for the last 3 years	Killer arrested	
10.	Mr. Athar Mateen Samaa TV	Case under process	
11.	Mr. Ishtiaq Sodharo Sindhi Weekly	Case under process	

KHYBER PAKHTUNKHWA

S. #	Name & Designation of Journalists	Action Taken Against Accused / Killers	Source
1.	Wahab Din News	Shot by brothers	DG Information & PRs, Government of KPK, Peshawar
2	Zaman Mehsood Daily Ummat	Target killing	
3.	Haroon Khan Nai Baat	Shot dead	
4.	Javidullah Khan Daily Ausaf	Killed by terrorists	
5.	Noorul Hassan Royal News	Murdered Untraced	DG Information & PRs, Government of KPK, Peshawar Home & Tribal Affairs Department, Government of KPK, Peshawar
6.	Iftikhar Ahmad (Journalist) Express News	Murdered Pending Court	
7.	Tahir Hussain The News	Acquitted	Home & Tribal Affairs Department, Government of KPK, Peshawar
8.	Ihsan Ullah Sherpao Radio Dilbar Charsadda News	Pending Court	
9.	Waseem Alam (Media Worker) Local News	Pending Court	
10.	Abdul Wahab (Journalist / focal person) Local News	Pending Court	
11.	Muhammad Sohail Khan (Reporter) K-2 TV	Acquitted	
12.	Aman Ullah Media Reporter Local Journalist	Challan u/s 512 CrPC,	
13.	Qais Javed Maseeh Media Worker Local Journalist	Acquitted	

BALOCHISTAN

S. #	Name & Designation of Journalists	Action Taken Against Accused / Killers	Source
1.	Abdul Wahid Raisani General Reporter Daily Azadi, Quetta	Targeted firing The matter apparently seems to be a bike snatching incident. The case is under investigation by the provincial police.	The Director (PR), RIO, PID, Quetta
2.	Anwar Khetran Social Media Activit	Firing The case is under trial in the court of law, one of culprit sentenced rather other two are escaped.	
3.	Shahid Zehri Journalist Metro One	Martyred	

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا تھا کہ گزشتہ چار سالوں میں کتنے صحافی قتل ہوئے ہیں، مجھے جواب دیا گیا ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں پاکستان میں بیالیس صحافی قتل، شہید ہوئے ہیں، یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ اگر آپ جواب کو دیکھیں تو ایک قاتل کو بھی سزا نہیں ہوئی، کچھ کو عدالتوں سے relief مل گیا ہے، کچھ بھاگ گئے ہیں اور 50% ابھی تک گرفتار ہی نہیں ہوئے، یہ بہت افسوس ناک صورت حال ہے۔ اس وقت press in chains ہے، وہ state institutions کی طرف سے بھی دباؤ میں ہیں، non-state actors کی طرف سے بھی وہ دباؤ میں ہیں۔ یہ بہت اہم سوال ہے، آپ دیکھیں کہ حامد میر، ابصار عالم، مطیع اللہ جان، اسد طور پر حملہ کرنے والے ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے، اگر یہ گرفتار ہوتے تو ارشد شریف قتل نہ ہوتا۔

جناب چیئرمین: جناب! ابھی آپ اس سے related اپنا ضمنی سوال کریں، تقریر نہیں ہو گی۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب والا! یہ چاروں صوبوں کی جو report آئی ہے، گزشتہ حکومت ہو، موجودہ حکومت ہو، وفاقی حکومت ہو، صوبائی حکومتیں ہوں، صحافیوں کو تحفظ دینے میں ناکام ہو چکی ہیں اور صحافیوں کو قتل کرنے والوں کو سزائیں دینے میں بھی ناکام ہو چکی ہیں جو کہ ایک المیہ ہے۔ میں تو مایوس ہوں کیونکہ یہ بہت افسوس ناک صورت حال ہے، ہم صحافیوں کے خون کن کے ہاتھوں پر تلاش کریں؟ میری درخواست ہے کہ آپ وزیر صاحب سے جواب بھی لیں، اس کے ساتھ

میری تجویز یہ ہو گی کہ آپ اسے کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں صحافی تنظیموں کو بھی بلائیں، ہم دیکھیں کہ کیوں صحافیوں کو قتل کرنے والوں کو سزائیں نہیں مل رہیں؟ صحافیوں کو تحفظ کیوں نہیں مل رہا؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بہت اہم سوال ہے۔ انہوں نے پچھلے چار سالوں کے بارے میں پوچھا تھا، ان کو صوبہ وار تفصیل دی گئی ہے۔ یہ باعث تشویش ہے کہ ان 42 واقعات میں سے 50% لوگ arrest نہیں ہوئے اور صرف بلوچستان سے ایک آدمی convict ہوا ہے۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے، وزیر برائے داخلہ یہاں بیٹھے ہیں، اس پر حکومت کو فوری action لینا چاہیے اور جتنے pending cases ہیں، اس پر وزارت داخلہ جو committee بنانا چاہتی ہے وہ بنائے لیکن دو مہینوں کے اندر اندر جو صحافی قتل ہوئے ہیں، ان کے cases پر حکومت اور وزارت داخلہ ایوان میں آ کر report پیش کرے۔ اگر اس حوالے سے کسی قسم کی کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر دنیش کمار۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! جو صحافی اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے قتل ہوئے، میں انہیں شہید کہوں گا۔ جہاں تک بلوچستان کے بارے میں تفصیل ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان میں صحافیوں پر عرصہ حیات بہت تنگ کیا گیا۔ مجھے اس بات پر حیرانگی ہے کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں بلوچستان میں تین صحافی شہید کیے گئے۔ جناب والا! میں حیران ہوں کہ ہماری وزارت اطلاعات کو شاید information نہیں ہے یا انہوں نے کوئی ایسا چشمہ پہنا ہوا ہے جس کی وجہ سے انہیں نظر نہیں آ رہا، میں انہیں بتا سکتا ہوں کہ گزشتہ چار سالوں میں بلوچستان میں دس سے زائد صحافی شہید ہوئے ہیں۔ میں اس لیے کہتا ہوں کہ آپ اسے کمیٹی میں بھیج دیں، ہم بلوچستان سے press club کے لوگوں کو بلائیں گے۔

جناب والا! وزیر داخلہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، سوال تو وزارت اطلاعات کا ہے لیکن میں وزیر داخلہ سے بھی سوال کروں گا کہ بلوچستان میں صحافیوں کو جو خطرات لاحق ہیں، ان کی حفاظت کے لیے وزارت داخلہ کیا اقدامات کر رہی ہے، اس پر آپ یہاں کوئی policy بیان دیں گے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب چیئرمین! اس سوال کے جواب میں جو تعداد دی گئی ہے، وہ پورے ملک سے press clubs, صحافتی تنظیموں اور Police departments سے information لے کر ایوان میں دی گئی ہے۔ جناب والا! سینیٹر صاحب تعداد کے حوالے سے ضرور ثابت کریں، جن صحافیوں کو شہید کیا گیا اس میں سب سے کم تعداد بلوچستان میں ہے۔ اگر ہمارے معزز سینیٹر کے پاس کوئی details ہیں تو بالکل وزارت اطلاعات وہ details وزارت داخلہ کو بھیجے گی اور اس کی relevant province کے IG Sahib سے جواب طلبی ہو گی، ان کے press clubs کے نمائندوں، ان کی organizations سے کہ انہوں نے اپنے دوست، اپنے بھائی جو شہید ہوئے ان کے نام شامل کیوں نہیں کیے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر کامران مرتضی! آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: شکریہ، جناب چیئرمین! یقیناً قتل تو باقی انسانوں کا بھی بُرا ہے اور ان لوگوں کا زیادہ بُرا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ حق و سچ کے لیے لڑ رہے ہوتے ہیں، اس لیے ان کا قتل زیادہ بُرا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں 42 صحافیوں کو شہید کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں اس میں جس چیز کو study کیا جانا چاہیے، یہ Ministry level پر کرتے ہیں یا کمیٹی کے level پر کرتے ہیں کہ جو صحافی قتل ہوئے وہ کن لوگوں کے خلاف تھے؟ جب آپ کے پاس یہ study آجائے گی کہ وہ کن لوگوں کے خلاف active تھے، آپ کو معلوم ہو جائے گا تو پھر آپ کو اس کی وجہ بھی سمجھ آجائے گی، اس میں کم گرفتار ہونا بھی سمجھ آجائے گا اور اس کے بعد کم conviction بھی سمجھ آجائے گی۔ دوسری بات یہ کہ اسے آبادی کی بنیاد پر بھی دیکھنا چاہیے۔ پنجاب آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے لیکن وہاں شہید ہونے والے صحافیوں کی تعداد 15 ہے جبکہ سندھ اور خیبر پختونخوا میں تعداد زیادہ ہے جبکہ ان دو صوبوں میں آبادی کم ہے۔ صوبہ سندھ میں 11 صحافی اور صوبہ خیبر پختونخوا میں 13 صحافی شہید کیے گئے ہیں۔ اسے کسی اعلیٰ فورم پر investigate کرنا چاہیے تاکہ ان کے قتل کی وجہ معلوم ہو سکے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب! سینیٹر صاحب کی ایک بڑی اچھی تجویز ہے۔ میں آئین پاکستان کی روشنی میں بات کروں گا۔ جب بھی کوئی پاکستانی خواہ وہ ایک صحافی ہو یا عام شہری ہو، قتل ہوتا ہے تو آئین پاکستان اس کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ جو تجاویز ابھی honourable Senator صاحب نے دی ہے، ہم بالکل انہیں دیکھیں گے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کن facts کی وجہ سے وہ صحافی شہید کیے گئے ہیں۔ اگر ان کے قتل کی وجہ ان کی professional responsibility پوری کرنے کے حوالے سے ہے تو پھر حکومت پاکستان کو انہیں خصوصی protection دینی چاہیے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 69۔ سینیٹر انجینیر رخسانہ زبیری۔ تشریف نہیں لائی ہیں۔

(Def.) *Question No. 69 **Senator Engr. Rukhsana Zuberi:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether PTV has produced or intends to produce programmes targeting talent hunt in far flung areas of the country?

Ms. Marriyum Aurangzeb: PTV at all its centres including Islamabad, Karachi, Lahore, Peshawar, Quetta, Multan, and AJK TV along with its channels, specially PTV Home, PTV National and PTV Bolan are focused on finding new talent from all over the country and there is a long list of precious gems of talent discovered and presented by PTV. Similarly, by following its legacy PTV is still producing such programmes which are providing a platform to hidden talents from rural as well as urban areas of the country.

1. **Travelling Tunes of Pakistan:** A new Music Show is being produced from PTV Home currently. Recording of programmes is in progress in which new regional folk singers and musicians from Gilgit-Baltistan to Gwadar (Balochistan) are participating

and showcasing their diverse abilities even in their regional languages.

2. **Creative Kids:** PTV Karachi centre is specially producing an innovative programme in which kids from both Urban and Rural areas are participating and show casing their skills.

3. **Rising Pakistan:** This is a leading live Breakfast Show of PTV Home, Islamabad bringing children and youth along with their achievements in a daily segment. Till now talent from all the provinces including Gilgit Baltistan and Azad Jammu and Kashmir has participated in this programme from all walks of life including fields related to entertainment, education, science, sports etc.

4. **Sab Sur Hamary:** A music programme for kids being produced from PTV Lahore Centre.

5. **Awaz Pakistan:** Production team along with PTV Sales Office, Karachi is planning a special talent hunt programme to bring out amazing voices from across Pakistan. Sales team has taken up the task of branding the show.

جناب چیئرمین! سینیٹر مشتاق احمد براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ ابھی منسٹر صاحب نے خود کہا کہ Ministry of Interior کے ساتھ بیٹھ کر پہلے اسے کسی کمیٹی میں discuss کریں گے اور اس کے بعد ہاؤس میں report پیش کریں گے۔ جی سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

*Question No. 6 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that the Succession Certificate from NADRA is mandatory for transferring of property and inheritance for which a fee of Rs.20,000/- is being charged, if so, whether there is any proposal under consideration to

reduce the said fee, if so, the time thereof and if not, reasons thereof?

Rana Sana Ullah Khan: NADRA has been entrusted by the Federal and Provincial Governments for issuance of Letters of Administration for immoveable properties and Succession Certificates for moveable properties to legal heirs of deceased in accordance with respective succession laws. National Database and Registration Authority (NADRA) is one of the recognized organizations that has earned respect and trust both nationwide and internationally on the basis of its state-of-the-art facilities and services.

Furthermore, NADRA is performing its functions dispensed by virtue of Succession Laws. NADRA is also conferred with the function to collect fees as prescribed in Succession Rules by Federal and Provincial Governments. Moreover, fee for succession applications with deceased assets worth less than 100,000/- is Rs. 10,000/- only.

Mr. Chairman: Is there any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جائیداد کی منتقلی کے لئے نادرا ایکsuccession certificate بناتی ہے۔ اس کی فیس 20ہزار روپے ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ اس فیس میں کمی کرنے کی کوئی تجویز ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیا وجہ ہے۔ منسٹر صاحب نے مجھے جواب دیا کہ اگر وراثت میں دی جانے والیproperty کی رقم 1لاکھ سے کم ہو تو وہ 10ہزار روپےcharge کریں گے۔ فرض کریں کہ اگر یہیproperty جو بیٹے یا کسی اور کو ملے گی، وہ اگر کروڑوں اور اربوں روپے میں ہوں تو اس کی کتنی فیس لیں گے۔ آپ مجھے صرف ایک لاکھ روپے کا بتا رہے ہیں۔ آپ مجھے مختلف قیمتوں کا percentage بتائیں۔ یہ بھی بتائیں کہ کسpolicy کی بنیاد پر آپ نے فیس کا تعین کیا ہے۔

Mr. Chairman: Yes, honourable Minister of State for Interior.

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب! گزارش یہ ہے کہ جب property کی قیمت ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہو گی تو succession certificate کی فیس 20ہزار روپے ہو گی۔ آپ سب کو معلوم ہو گا کہ پہلے یہ معاملہ عدالت میں جاتا تھا جہاں ہمیں وکلا کو بہت بڑی فیس دینی پڑتی تھی اور اس میں وقت بھی کافی لگ جاتا تھا۔ Unless there is any issue in that, we make it sure کہ 20 دنوں کے اندر یہ جاری ہو سکے۔ اگر اس میں کوئی issue آرہا ہو تو ہم فوراً اسے عدالت کو refer کر دیتے ہیں۔ یہ policy چاروں صوبوں، ICT اور گلگت بلتستان کے stakeholders نے مل کر بنائی اور پھر اس کی منظوری دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ amount بالکل جائز ہے۔

جناب چیئرمین: بالکل یہ amount جائز ہے۔ ہم نے ہی اس حوالے سے قانون پاس کیا تھا۔ جی سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: شکریہ، جناب چیئرمین! سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ succession certificate from NADRA is mandatory for transferring of property and inheritance. OK. Agreed. اس کے بعد پھر ہمیں کسی اور عدالت یا شرعی کورٹ جانا پڑے گا یا معاملہ ادھر ہی ختم ہو جائے گا۔ سوال میرا یہی ہے لیکن اس کے حوالے سے میں ایک اور comment بھی کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے سوال کے آخر میں لکھا ہے کہ international people are very happy with this department. اس سے پہلے Ministry of Narcotics Control نے بھی ایک سوال کے جواب میں یہی لکھا تھا۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خود یہ میاں مٹھو نہ بنیں۔ باہر والوں کو چھوڑیں، پہلے ہمیں خوش رکھیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب! میں معذرت چاہتا ہوں کیونکہ مجھے سوال کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: میں بتادوں کہ succession certificate کے جاری ہونے کے بعد کسی بھی عدالت میں جانا نہیں پڑتا ہے۔ اس حوالے سے ہم نے قانون بھی پاس کیا تھا۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جی بالکل اس معاملے میں عدالت involved نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: باقی منسٹر صاحب چونکہ آپ لوگ international people کو خوش رکھ رہے ہیں تو سینیٹر صاحبہ کو بھی خوش رکھنے کی کوشش کریں۔ جی سینیٹر نزہت صادق صاحبہ۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر نزہت صادق: شکریہ، جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ نادرا بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کیا succession certificate and letter of administration process کو centralize کیا جاسکتا ہے؟ کیا ایسے ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی بندہ اسلام آباد میں رہ رہا ہو لیکن اس کی property سندھ یا بلوچستان میں ہو، وہ کاغذات وغیرہ دکھا کر ساری requirements پوری کر کے ایک جگہ سے یہ certificate لے لے۔ لوگوں کے ساتھ اتنے وسائل نہیں ہوتے ہیں کہ وہ ہر جگہ جاسکیں تو کیا ان کی بہتری کے لئے اسے centralize کیا جاسکتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب! نادرا کا پورا system, centralized ہے۔ آپ کسی بھی جگہ جا کر original verification of documents کروا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نزہت صادق صاحبہ میری تجویز یہ ہے کہ آپ اس ضمن میں ایک نیا سوال دیں۔ وہ آپ کو ساری تفصیل سے آگاہ کر دیں گے۔

سینیٹر نزہت صادق: جی ٹھیک ہے۔ میں سوال جمع کروادوں گی۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

*Question No. 7 **Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Railways be pleased to state the present status of progress on ML-1 project of Pakistan Railways?

Khawaja Saad Rafique: Modified PC-I, has been approved by **ECNEC** at cost of **9.8 billion US$** on **31st October** 2022.

National Development Reform Commission **(NDRC)** and National Railways Administration of China **(NRA)** have been requested to hold an early Joint Financing meeting with Pakistan Counterparts of **Ministry of Planning, Development and Special Initiatives** and **Ministry for Railways** for way forward for resolution of all pending issues including:-

a. Finalization of loan terms
b. Consideration of loan interest rate on special concessional terms
c. Tendering for package-I and intra package adjustment
d. Time line for finalization of commercial contract with the contractor

Mr. Chairman: Is there any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال تھا کہ ML-1 project پر اس وقت تک کتنی پیش رفت ہو چکی ہے۔ منسٹر صاحب نے جواب میں لکھا ہے کہ ہماری چین کے ساتھ مشترکہ financing meeting ہو چکی ہے۔ میرا specific question ہے کہ اس میٹنگ میں کیا فیصلہ ہوا؟ اگر میٹنگ نہیں ہوئی ہے تو کب ہو گی اور یہ منصوبہ کب پورا ہو گا؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے قانون و انصاف۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی اب آپ صرف سنیں۔

سینیٹر شہادت اعوان (وزیر مملکت برائے قانون و انصاف): جناب! ہم نے تنگی صاحب کو جو جواب دیا ہے، شاید انہوں نے اسے غور سے نہیں پڑھا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ modified PC-I, has been approved by ECNEC at cost of 9.8 billion

US dollars on 31st October, 2022. اسے میرے خیال سے ابھی دو مہینے گزرے ہیں۔ میں آپ کو ساری صورت حال بتاتا ہوں۔ اس سے پہلے ML-I کی جو preliminary designing تھی، اس کے 14 components تھے جس میں سے 13 components پورے کیے گئے ہیں۔ تنگی صاحب براہ مہربانی پہلے میری سن لیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب! براہ مہربانی پہلے منسٹر صاحب کو سن لیں۔ جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: آپ جواب کے بعد پھر بول لیں۔ دیکھیں ایسا نہیں ہے کہ بس یہ ML-I ایسے ہی شروع ہو جائے گا۔ سب سے پہلے ان علاقوں کا soil testing ہونا ہے۔ وہ جو 13 components complete کیے گئے ہیں، میں ان کی تفصیل بتاتا ہوں: راولپنڈی-لالہ موسیٰ، راولپنڈی-پشاور، Havelian Dry Port، نواب شاہ-روہڑی، پنڈورہ-کانو والی، والٹن اکیڈمی لاہور فیز-1 اور فیز-2، حیدر آباد-ملتان، ملتان-لاہور، کراچی-حیدر آباد، ٹیکسلا-حویلیاں، ان سب کا سروے مکمل ہو چکا ہے۔ کراچی-حیدر آباد جو نئی ڈبل لائن ہے، یہ 182 کلومیٹر طویل ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! اس پروجیکٹ کی پہلی میٹنگ 29 دسمبر 2016 کو بیجنگ میں ہوئی تھی۔ تنگی صاحب! آپ سوال تک confine رہیں۔ آپ سوال پشاور کے متعلق کرتے ہیں اور پھر بلوچستان کا پوچھتے ہیں۔ آپ جو بات پوچھیں گے، میں وہی جواب دوں گا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ اس پراجیکٹ کا 2020 والا، پہلے والا PC-1, 6.8 billion کا ہوا، اس پر کام ہوا تو میں نے اس کے preliminary designing کے جو 14 projects بتائے، ان کو PSDP scheme کے تحت مکمل کیا گیا لیکن وقت کے ساتھ چونکہ market inflation بڑھ گئی اور کام کی نوعیت بھی بڑھ گئی تو PC-1, 2022 میں دوبارہ بنایا گیا ہے۔ اب اس پر meetings چل رہی ہیں، چین کے ساتھ loan کے لئے finalisation of terms and conditions ہونی ہے، اس کا tendering process ہونے والا ہے۔ اگر یہ ہو جائے گا تو ان شاء اللہ یہ منصوبہ نو سال میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! بہت اچھی بات ہے، جلدی اس پر کام کریں۔ شکریہ۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب، ان شاء اللہ۔

جناب چیئرمین: جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب، ایک سوال کرنا چاہتے ہیں۔ جی ڈپٹی چیئرمین صاحب۔

سینیٹر مرزا محمد آفریدی، (ڈپٹی چیئرمین): جناب، شکریہ۔ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے اس کو 2016 میں six billion کا کیا تھا لیکن ابھی یہ 2022 میں 9.8 billion کا ہو گیا۔ میں چونکہ اس کمیٹی کا ممبر رہا، اور ہم نے اس پر بہت کام بھی کیا تھا لیکن ابھی جو ڈالر کا ریٹ بڑھ گیا اس کی قیمت 9.8 billion تک پہنچ گئی تو یہ اتنے زیادہ پیسے ہم کیسے ادا کریں گے؟ یہ PC-1 کی لاگت تو بہت زیادہ ہو گئی۔ اس پراجیکٹ کی وجہ سے ہمارے پشاور کا سرکلر ٹرین کا منصوبہ رکا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب، ڈپٹی چیئرمین صاحب خود اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ یقیناً انہوں نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ اگر پچھلے دور میں اس چیز پر کچھ کام کر لیا جاتا، جیسے میں نے کہا کہ 2016 میں اور 2020 میں یہ منصوبہ 6.8 billion کا تھا، 2020 سے 10 اپریل 2022 تک کا بہت time ہے، یہ دو ڈھائی سال کا بہت بڑا period ہے۔ اگر ان دو ڈھائی سالوں میں کمیٹی یا حکومت کچھ کام کرتی تو، جہاں ڈالر اس وقت تھا اور جہاں ڈالر اب ہے تو میرے خیال میں inflation کی وجہ سے یہ ہوا۔

یہ کیسے pay کریں گے، ابھی PC-1 approve ہوا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ یہ projects بھی مکمل ہوں گے، یہ payments بھی ہم کریں گے اور پاکستان ان شاء اللہ تعالیٰ چلے گا۔ ہم نے اس کے اندر جو time frame رکھا ہے اس کے اندر یہ projects complete ہوں گے۔ جس طریقے سے جو کچھ آپ نے کام کیا ہم اس کو بھی appreciate کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Professor Dr. Mehr Taj Roghani on supplementary question please.

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: Mr. Chairman thank you very much.

یہ جو ریلوے کا منصوبہ ہے، ہماری حکومت نے نوشہرہ سے براستہ مردان تخت بائی کے لئے یہ منصوبہ بنایا تھا جس میں سواتی صاحب اور خٹک صاحب نے بھی بڑی محنت کی تھی اور مردان کے سینیٹروں نے بھی بڑی محنت کی تھی۔

I would like to know, what is the position of that because that was already ready,

اس کا تو افتتاح ہونے والا تھا۔

Mr. Chairman: Yes, Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: یہ سوال چونکہ particularly CPEC سے متعلق تھا تو اس کے لئے میں معلومات کرکے ڈاکٹر صاحبہ کو بتادوں گا۔

Mr. Chairman: OK. [1]Question Hour is over.

*Question No. **8 Senator Bahramand Khan Tangi:** Will the Minister for Railways be pleased to state the developmental budget allocated and spent under PSDP during the last three years with province and year wise breakup?

Khawaja Saad Rafique: Pakistan Railways is a Federal Entity and it has operations all over Pakistan. The Development budget allocated and spent under Public Sector Development Sector (PSDP) is therefore, not allocated province wise. However, the development projects are located throughout the country.

[1] *[Question Hour is over. Remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read.]*

(Rs. In million)

Sr.#	Year wise	Allocation	Releases	Utilization
1	2019-20	16,000.000	10038.982	8,787.243
2	2020-21	24,000.000	9000.000	8,599.376
3	2021-22	30,025.540	15766.961	14,279.354

Last three years PSDP Project allocation and utilization details are as under:-

*Question No. 11 **Senator Fawzia Arshad:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that ground water level in Islamabad has drastically gone down particularly in areas of Sector G-11 and beyond, if so, the reasons thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct small dams in Islamabad particularly near the Margalla Hills for harvesting rain water in order to overcome the shortage of water and to improve the ground water level in Islamabad, if so, the details thereof?

Rana Sana Ullah Khan: (a) Yes, it is a fact that the ground water level in Islamabad has gone down however, the extent of depletion varies in different areas. As far as areas of Sector G-11 and beyond are concerned, there is no general aquifer (underground water bearing strata) available and ground water is only present in few pockets which is also depleting. The main reason for ground water depletion in Islamabad is due to the fact that there is no natural source of ground water re-charge available in Islamabad, whereas, the ground water, wherever available, is being extracted and supplied to meet demands of the residents of Capital City.

(b) Presently there is no any proposal under consideration of the Government to construct small dams in Islamabad particularly near Margallah Hills due to non-availability of feasible dam sites. In 2005, a study was undertaken by CDA to explore the possibility of constructing 06 Nos. small dams in foot hills of Margalla but none of them proved feasibly mainly due to technical reasons. However, recently it has been planned to construct a dam at Shandara in ICT region which is subject to outcome of its feasibility study being initiated. It is worth mentioning that a PC-I regarding Rain Water Harvesting for ground water recharge in Islamabad has been approved by CDA-DWP for construction of 100 Nos. Recharging wells; out of which 45 Nos. have already been completed and work on the remaining ones is in progress. The Pakistan Council of Research in Water Resources (PCRWR) is rendering technical assistance in this Project.

*Question No. 12 **Senator Fawzia Arshad:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that an illegal Afghan Refugees Camp has recently been established by the Afghan refugees near press club, F-6, Islamabad, if so, the details of action being taken by Capital Development Authority against the said refugee camp, and if not reasons thereof?

Rana Sana Ullah Khan: Number of Afghan refugees/agitators camps established near Press Club has significantly reduced and remaining camps will be removed. Moreover, further report may also be sought from CDA, Islamabad.

Mr. Chairman: Leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر کیشو بائی بعض نجی مصروفیات کی بناپر مؤرخہ 13 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد قاسم صاحب نے ناسازئ طبیعت کی بناپر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر تاج حیدر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مؤرخہ 13 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مؤرخہ 17 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مؤرخہ 20 جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کامل علی آغا صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مؤرخہ 16اور 17 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ولید اقبال صاحب بیرون ملک ہونے کی بناپر گزشتہ 323ویں مکمل اجلاس اور حالیہ اجلاس کے دوران 13 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید وقار مہدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مؤرخہ 13 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے، اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر آج مؤرخہ 20 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No.3, Honourable Mr. Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No.3.

Introduction of The [Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022]

Mr. Murtaza Javed Abbasi (Minister for Parliamentary Affairs): Mr.Chairman, I beg to move that the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.5, Calling Attention Notice, Senator Zarqa Suharwardy Taimur,

(Interruption)

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: اگر آپ ایک منٹ دیں، 2013 میں پچھلی حکومت میں یہ تھا۔ یہ صرف دو باتیں ہیں کہ پھر دوبارہ یہ بل 2015 میں لاگو ہوا، اس میں صرف یہ تھا کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب، میں ایک عرض کروں کہ ابھی کمیٹی کو چلا گیا ہے، next week میں ہم اس کو کرا کے آپ کو دے دیں گے۔ شکریہ جی، زرقا تیمور صاحبہ نہیں آئی ہیں۔ جام مہتاب حسین ڈہر صاحب، تشریف نہیں لائے ہیں۔ دونوں Calling Attention Notices جو دیے گئے تھے، lapse کر گئے ہیں۔ جی معزز وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب چیئرمین، اگر کوئی وزیر نہ آئے، تو سخت action لیتے ہیں۔ یہ business آتا ہے، Question Hour ہوتا ہے، ہمارا پورا سیکرٹریٹ اس پر کام کرتا ہے تو کم از کم کوئی action ممبروں کے خلاف بھی لیں ۔ Calling Attention Notice دیکھ لیں، جناب چیئرمین! تھوڑی سی پابندی تو ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: OK. Honourable Leader of the Opposition please.

Point of Public Importance raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding current political and economic situation in the country

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! بڑی خوشی ہوئی کہ وزراء بڑا کام کر رہے ہیں۔ جناب، ابھی کابینہ کی ایک meeting ہوئی، اخباروں میں پتا چلا کہ وہ پانچ گھنٹے جاری رہی۔ جس حساب سے کابینہ ہے، میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کسی کمرے میں ہوئی یا کسی سٹیڈیم میں ہوئی کیونکہ ماشاءاللہ 80 سے اوپر تو کابینہ کے ممبران ہیں۔ پھر یہ خیال آیا کہ پتا نہیں کتنے بڑے فیصلے ہوئے ہوں گے کیونکہ اس وقت ملک میں اکانومی کی جو صورت حال ہے تو پتا چلا کہ وہ meeting صرف گفتند، نشستند اور برخاستند تھی۔

جناب چیئرمین! اس وقت اکانومی کے حوالے سے ملک جس بدترین دور سے گزر رہا ہے، وہاں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومت کی کوئی urgency نظر آتی مگر اس وقت صورت حال یہ ہے کہ 'نیرو چین کی بانسری بجا رہا ہے' اور ریاست کو اپنی سیاست پر قربان کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! کوشش یہ ہے کہ اقتدار سے چپک کر جو دن گزر جائے، کہیں سے کچھ لے کر اسی کو غنیمت سمجھیں اور عوام کی عدالت میں جانے سے بھاگیں۔ حالت یہ ہے کہ لوگوں کی LCs کھل نہیں رہیں۔ اب تو لوگ بنکوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ آپ نے images دیکھے ہوں گے کہ صنعتکار اور کاروباری لوگ اپنے کاروبار اور اپنی صنعت کی چابیاں گورنر، سٹیٹ بنک کے حوالے کر رہے ہیں کہ آپ چلالیں۔ ضروری ادویات، دالیں، سویابین، آپ کس کس چیز کا نام لیں۔

ابھی گندم کی کٹائی کی باری ہے، باردانے کے بحران کی خبر آ رہی ہے۔ پٹرول کے بارے میں کوئی کہہ رہا ہے کہ ہفتے کا ذخیرہ ہے، کوئی کہتا ہے کہ دس دن کا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوگا، کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ گیس کی قیمتوں میں اضافے کا عندیہ یہاں وزیر صاحب خود کھڑے ہو کر دے چکے ہیں جو خوفناک ہے، 74% اضافہ اور وہ بھی پچھلے جولائی سے۔

جناب چیئرمین! حکومت کی معیشت صرف اس بات پر منحصر ہے کہ کہیں سے کوئی بھیک مل جائے، کوئی قرضہ roll over ہو جائے، کوئی دو چار ڈالر مل جائیں تو اسی کو اپنی کامیابی سمجھا جاتا ہے۔ یہاں لوگوں سے قربانی مانگی جاتی ہے، عوام تو قربانی دے رہے ہیں اور دیتے آ رہے ہیں مگر سامنے بھی تو قربانی دینے والا کھڑا ہو۔ عوام قربانی دیتے ہیں اور سامنے ان کو قصائی نظر آتے ہیں، اس طرح تو کام نہیں چلتا۔ آپ نے وزیراعظم شہباز شریف صاحب کا ایک انٹرویو Al-Arabia کو دیتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ جناب! بھیک غربت سے نہیں آتی، بھیک رویے سے آتی ہے۔ جب یہ آپ کا رویہ بن جاتا ہے تو پھر آپ ہر چیز کی بھیک مانگتے ہیں۔ پھر آپ امن کی بھی بھیک مانگتے ہیں۔ اس ملک میں ہر قسم کا potential ہے، اس ملک میں غیور عوام ہیں۔ یہ ملک ابھی تک نامساعد حالات کے باوجود اپنے پاؤں پر کھڑا تھا، اسے انہوں نے گھٹنوں کے بل بٹھا دیا۔

جناب چیئرمین! اُس انٹرویو میں کیا کہا گیا، میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں تاکہ کوئی کمی بیشی نہ رہے۔ اس میں کہا گیا کہ Pakistan had learnt its lesson, کس سے؟ انڈیا سے۔ آج بھارتی میڈیا میں جو ہو رہا ہے، میں وہ یہاں بیان نہیں کرنا چاہتا۔ یہ کہا گیا کہ ہم نے تین جنگیں لڑیں، افسوس ہے چونکہ ہم مزید تباہی و بربادی کا شکار ہو گئے۔

جناب چیئرمین! ہم نے تین جنگیں جس سے لڑیں وہ تو تباہی و بربادی کا شکار نہیں ہوا، وہ ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ فرق کیا ہے؟ فرق یہ ہے کہ قومیں غیرت کی جنگ میں حمیت کی جنگ

سے تباہ نہیں ہوتیں، قومیں حکمرانوں کے رویوں اور ان کے اعمال کی وجہ سے تباہ ہوتی ہیں۔ قومیں کرپشن سے تباہ ہوتی ہیں۔ قومیں اداروں کو کھوکھلا کرنے سے تباہ ہوتی ہیں۔ افسوس ہے کہ آج گھٹنوں کے بل ہم گڑگڑا کر امن کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ یہ بھی بھول گئے کہ اُن جنگوں میں ہمارے شہیدوں نے اپنا خون دیا، ان کے خون سے یہ زمین سینچی گئی، صرف وہ نہیں، ان کے خاندانوں نے قربانی دی، بچے یتیم ہوئے، خواتین بیوہ ہوئیں۔ ان کا ہم پر قرض ہے۔ ہم ایک معذرت خواہانہ رویہ پر امن بقا باہمی position of strength سے ہوتا ہے۔ گھٹنوں کے بل گڑگڑا کر امن کی بھیک سے امن نہیں ملتا۔ اپنے پاؤں پر مضبوطی سے کھڑے ہو کر امن ملتا ہے، امن ملتا ہے اپنے اوپر اعتماد کرکے، امن ملتا ہے اپنے لوگوں پر اعتماد کرنے سے، ان رویوں کو پاکستانی قوم یکسر مسترد کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہوں گا، صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ ابھی بھی وقت ہے کہ صحیح راستہ اپنائیں، فیصلے لیں، الیکشن میں آئیں، عوام کا سامنا کریں، عوام کو موقع دیں کہ وہ ایک مستحکم حکومت جس کے پاس عوامی مینڈیٹ ہو، اس کو منتخب کر سکیں۔ یہ نہ کریں جو آپ کراچی میں کر رہے ہیں۔ اصل میں ان کے انداز حکومت میں governance, اور performance کا الیکشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ جو الیکشن لڑتے ہیں، ان کی جو چالیس، پچاس سالہ system پر گرفت ہے کہ اپنے بندے لگاؤ اور system سے فائدہ لو اور system کو فائدہ دو۔ اگر کوئی جج آپ کے کیس معاف کر دے، 6 million, آپ کو relief مل جائے اس میں تو اس کو اگلے دن ریٹائرمنٹ پر بڑا عہدہ دے دو۔ الیکشن کمیشن کہیں پر کچھ اور کہیں پر کچھ، 48 گھنٹے میں کوئی نتیجہ نہیں۔ جناب چیئرمین! وقت ہے کہ ایک صاف، شفاف الیکشن، عوامی تائید کے ساتھ حکومت اور ملک کی معیشت کے لیے مشکل فیصلے کریں۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ جناب کو ملک کے مسائل اور معاشی صورت حال پر خیال آیا ہے۔ ہمارا تو خیال تھا کہ پچھلے چار سال ان کی

حکومت اور ان کے وزیر اعظم صاحب جس طرح سوئے رہے ہیں اور حکومت کرتے رہے ہیں، اب بھی شاید سوئے ہیں، ان کی جان چھوٹی ہے۔ ان کے اتحادیوں نے ان کو reject کیا۔

جناب چیئرمین! میں ML-1 کے ایک منصوبے کا حوالہ دیتا ہوں، یہ تقریباً 6 billion کا منصوبہ تھا، آج 9.3 billion پر پہنچ گیا۔ اسلام آباد میں جیل ساڑھے تین ارب میں بن رہی تھی، آج اس کی cost ساڑھے تیرہ ارب ہے۔ کیا یہ ہماری حکومت کی نااہلی تھی؟ یہ ان کی نااہلی تھی۔ جو قومی نوعیت کے منصوبے تھے، ان کی وزارتیں، وزیر اعظم صاحب اور ان کی پوری ٹیم پاکستان میں ترقی کے تسلسل کو جاری رکھنے میں ناکام ہوئے ہیں۔ آج ان کو اس چیز کی تکلیف ہے کہ ان کو اپنا مستقبل نظر نہیں آ رہا۔ جب انتخابات کا وقت آئے گا تو ان شاء اللہ انتخابات ہوں گے۔ اُس وقت قوم آپ کو اپنی کارکردگی پر جواب بھی ضرور دے گی اور آپ کی اصلیت کا پتا چل جائے گا کہ آپ نے پچھلے چار سالوں میں ملک کا جو حال کیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ معاشی بدحالی کا ذکر کرتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں پونے چار سالوں میں جتنا قرضہ لیا گیا، قومی نوعیت کا ایک منصوبہ بتائیں، جب سے ان کی حکومت گئی ہے یہ ایوان میں بیٹھتے اور قوم کو اپنی کارکردگی بتاتے کہ ہم نے چار سالوں میں ملک کی یہ خدمت کی ہے۔ ہاں، یہ نہیں بتا سکتے کہ انہوں نے کتنی تباہی اور بربادی کی ہے۔ یہ نہیں بتا سکتے کہ ہم نے وہ کام کیا جو پاکستان کے دشمن کرتے ہیں۔ اس وقت جو سیاسی عدم استحکام پیدا کیا جا رہا ہے، جس طرح سیاسی انتشار پیدا کیا جا رہا ہے، میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ کوئی محب وطن پاکستانی یہ کام نہیں کر سکتا۔ یہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو اپنا مفاد پاکستان کے معاشی مفاد سے عزیز ہو۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جب الیکشن آئیں گے تو دیکھ لیں گے۔ جس طرح آپ 2018 میں مسلط ہوئے، آپ میں تو جمہوری رویہ ہی نہیں ہے۔ آپ پانچ سال تک انتظار کریں۔ آپ 2018 تک انتظار کرتے۔ شرم کی بات ہے۔ جناب چیئرمین! ہم اس معزز ایوان میں بیٹھے ہیں، یہ ایوان بالا ہے۔ ان کا لیڈر، ان کا وزیر اعظم صاحب جب تین سال آٹھ مہینے وزیر اعظم رہے ہیں، وہ کہتے تھے کہ یہ ایوان بالا ہے، جس دن عدم اعتماد کے تحت ان کو ان کے اتحادیوں نے نکالا تو انہوں نے کہا کہ غلاظت کا ڈھیر ہے، ان لوگوں کو شرم آنی چاہیے۔ انہوں نے پانچ سالہ مسلط شدہ مینڈیٹ کی توہین کی

ہے۔ یہ اسمبلیوں میں بیٹھتے، خیبر پختونخوا اسمبلی توسال بیٹھے رہے ہیں، اس وقت KP Assembly اور پنجاب اسمبلی کو توڑنے کی کیا ضرورت پڑی تھی، صرف سیاسی انتشار اور سیاسی عدم استحکام چاہتے ہیں تاکہ معاشی طور پر پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو۔ یہ پاکستان کے دشمن چاہتے ہیں اور وہ جماعت چاہتی ہے جو پاکستان کو معاشی طور پر ترقی نہ کرنے دے۔

جناب چیئرمین! اور بہت سی باتیں ہیں، اگر ان کے سوالوں کے جواب دیں تو شاید آپ پھر کہیں گے کہ ایوان کا ماحول خراب ہوتا ہے۔ اگر ضمیر نام کی ان میں کوئی چیز ہے تو یہ اپنی کارکردگی بتائیں۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Monday, the 23rd January, 2023 at 04:00 p.m.

.....

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 23rd January, 2023 at 04:00 p.m.]

.....

Index

Khawaja Saad Rafique 44, 47
Mr. Murtaza Javed Abbasi 51
Ms. Marriyum Aurangzeb 12, 30, 39
Nawabzada Shahzain Bugti 7
Rana Sana Ullah Khan 3, 17, 20, 23, 28, 41, 48, 49
Senator Bahramand Khan Tangi 3, 7, 20, 22, 27, 40, 43, 47
Senator Ejaz Ahmad Chaudhary 12
Senator Engr. Rukhsana Zuberi 39
Senator Fawzia Arshad 17, 48, 49
Senator Mushtaq Ahmed 30
Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani 11, 46
جناب عبدالرحمٰن خان کانجو 5, 6, 7, 18, 19, 21, 22, 25, 26, 27, 28, 29, 42, 43
جناب مرتضیٰ جاوید عباسی 9, 10, 11, 37, 38, 39, 52,54, 55
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 4, 5, 9, 20, 21, 25, 27, 28, 41, 44
سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی 11, 42
سینیٹر ثنا جمالی 29
سینیٹر دنیش کمار 6, 19, 37
سینیٹر دوست محمد خان 10
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 52
سینیٹر سید محمد صابر شاہ 27
سینیٹر شہادت اعوان 44, 45, 46, 47
سینیٹر فدا محمد 22, 26, 29
سینیٹر فوزیہ ارشد 17
سینیٹر کامران مرتضیٰ 2, 38
سینیٹر کیشو بائی 21
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند 7, 18
سینیٹر مرزا محمد آفریدی 46
سینیٹر مشتاق احمد 36
سینیٹر نزہت صادق 43